کتنی مالیت ہو تو قربانی واجب ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FMD-0502 تاریخ: 08-08-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قربانی واجب ہونے کا نصاب کیا ہے یعنی کتنا مال ملکیت میں ہو، تو قربانی واجب ہو جاتی ہے؟ نیز یہ قربانی فقط مردوں پر واجب ہے یا مرد و عورت دونوں پر؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس شخص کی ملکیت میں دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) ہوں یا سونا چاندی نصاب سے کم ہو، لیکن جس قدر ہے، اُس کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت (جو آج 06 جون 2023ء کو تقریباً ایک لاکھ، انتالیس ہزار، ایک سو پچیس [139125] روپے بنتی ہے) کو پہنچتی ہو، یوں ہی حاجت اصلیہ (یعنی وہ چیزیں جن کی انسان کو حاجت رہتی ہے، جیسے رہائش گاہ، خانہ داری کے وہ سامان جن کی حاجت ہو، سواری اور پہننے کے کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی) سے زائد اگر کوئی ایسی چیز ہو جس کی قیمت (فی زمانہ) ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، تو وہ نصاب کا مالک ہے اور اُس پر قربانی واجب ہے۔

یاد رہے کہ عورتوں پر بھی شرائط پائی جانے کی صورت میں قربانی واجب ہوتی ہے، جس

طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے۔

قربانی واجب ہونے کا نصاب بیان کرتے ہوئے "بدائع الصنائع" میں علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی (متوفی587ھ) فرماتے ہیں:" فلا بد من اعتبار الغنی وھو أن یکون في ملکه مائتا درھم أو عشرون دینارا أو شيء تبلغ قیمته ذلك سوی مسکنه وما یتأثث به وکسوته وخادمه وفرسه وسلاحه و مالا یستغنی عنه وھو نصاب صدقة الفطر

"ترجمہ: (قربانی میں) مالداری کا اعتبار ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ملکیت میں دوسو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) ہوں یا رہائش، خانہ داری کے سامان، کپڑے، خادم، گھوڑا، ہتھیار اور وہ اشیاء جن کے بغیر گزارہ نہ ہو، ان کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو، جو اس (دوسو درہم یا بیس دینار) کی قیمت کو پہنچتی ہو اور یہ ہی صدقہ فطر کا نصاب ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب التضحیه، ج4، ص196، مطبوعه کوئٹه)

صدالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی (متوفی1367ھ) فرماتے ہیں:"جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درہم ہو، وہ غنی ہے اوس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے، ان کے سوا جو چیزیں ہوں، وہ حاجت سے زائد ہیں۔" (بہارِ شریعت، ج3، ص333، مکتبة المدینه، کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (متوفی1340ھ) فرماتے ہیں: "قربانی واجب ہونے کے لیے صرف اتنا ضرور ہے کہ وہ ایام قربانی میں اپنی تمام اصل حاجتوں کے علاوہ ۵۶ روپیہ (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے دور میں رائج الوقت چاندی کے سکے) کے مال کا مالک ہو، چاہے وہ مال نقد ہو یا بیل بھینس یا کاشت۔ کاشتکار کے ہل بَیل اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہیں

،ان کا شمار نہ ہو۔۔۔اور جس پر قربانی ہے اور اس وقت نقد اس کے پاس نہیں، وہ چاہے قرض لے کر کرے یا اپنا کچھ مال بیچے۔" (فتاوی رضویه، ج20، ص370، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

تبیین الحقائق میں علامہ زیلعی حنفی فرماتے ہیں:" ویضم الذھب إلی الفضة بالقیمة فیکمل به النصاب لأن الکل جنس واحد "ترجمہ: سونے کو چاندی کے ساتھ قیمت کے اعتبار سے ملا کر نصاب مکمل کیا جائے گا، کیونکہ یہ آپس میں ہم جنس ہیں۔

(تبیین الحقائق، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج2، ص80، مطبوعه کوئٹه)

فتاوی رضویہ میں ہے:" قابلِ ضم وہی ہے، جو خود نصاب نہیں، پھر اگر یہ قابلیت ایک ہی طرف ہے، جب تو طریقہ ضم آپ ہی متعین ہو گا۔ کما سبق (جیسا کہ پیچھے گزرا یعنی کہ اس غیر نصاب کو اُس نصاب سے تقویم کر کے ملا دیں) اور دونوں جانب ہے، تو البتّہ یہ امر غور طلب ہو گا کہ اب ان میں کس کو کس سے تقویم کریں کہ دونوں صلاحیتِ ضم رکھتے ہیں، اس میں کثرت و قلّت کی وجہ سے ترجیح نہ ہو گی کہ خواہی نخواہی قلیل ہی کو کثیر سے ضم کریں کثیر کو نہ کریں کہ جب نصابیت نہیں تو قلیل و کثیر دونوں احتیاجِ تکمیل میں یکساں۔۔۔۔بلکہ حکم یہ ہو گا جو تقویم فقیروں کے لیے اَنفع ہو، اسے اختیار کریں، اگر سونے کو چاندی کرنے میں فقراء کا نفع زیادہ ہے، تو وہی طریقہ برتیں اور چاندی کو سونا ٹھہراتے ہیں، تو یہی ٹھہرائیں اور دونوں صورتیں نفع میں یکساں، تو مزکی (زکوٰۃ دینے والے) کو اختیار۔" (فتاوی رضویه، ج10، ص116، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

عورتوں پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے۔جیسا کہ درمختار میں علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:" وشرائطھا: الإسلام والإقامة والیسارالذی یتعلق به)وجوب (صدقة الفطرلا الذکورة فتجب علی الأنثی)"یعنی قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں: مسلمان ہونا، مقیم ہونا، ایسی مالداری، جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہو۔ **مرد ہونا**

شرط نہیں، لہذا عورت پر بھی واجب ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الاضحیہ، ج09، ص520، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے قربانی واجب ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے یہ مسئلہ ارشاد فرمایا: "مرد ہونا اس کے لیے (قربانی واجب ہونے کے لیے) شرط نہیں۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے، جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے۔"

(بہارِ شریعت، ج03، ص332، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کتبـــــــــــــــــــــــه

مفتی فضیل رضا عطاری

25 ذو القعدۃ 1439ھ / 08 اگست 2018ء